Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۶ / ۳۱ | ۲۲ محرم ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۳ صلح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۳ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل بناتا ہے

اگر مسابقت علی الخیرات کیلئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے

"ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق ہونا چاہیئے اور ان کو شکر کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں ۔ کیا کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو یہ کہہ سکے کہ مَیں نے کوئی نشان نہیں دیکھا ۔ مَیں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کو ہماری صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہو اور اُس نے خدا تعالیٰ کا تازہ بتازہ نشان اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو ۔

ہماری جماعت کے لئے اِس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے، خدا تعالیٰ پر سچّا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سُستی اور کسل نہ ہو کیونکہ اگر سُستی ہو تو وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجّد پڑھے ۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوّت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے ۔ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمّت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اِس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو در اصل اِس جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا ۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجاوے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے ۔"

(بحر العرفان ص ۴۲، ص ۴۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

داڑھ میں درد کی تکلیف ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۱۳ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۔ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۶ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مکرم مقصود احمد خان صاحب کراچی کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الباسط سلمہا اور مکرم میاں محمود احمد خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پشاور کے صاحبزادے عزیز خالد محمود ایم ۔ اے کا نکاح آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا ۔ اعلانِ نکاح سے قبل آپ نے ایک پُر معارف خطبہ پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم کے اخلاص و فدائیت اور خدماتِ سلسلہ کا بہت احسن پیرایہ میں ذکر فرمایا ۔ عزیزہ امۃ الباسط حضرت ماسٹر محمد حسن آسان دہلوی مرحوم کی پوتی اور عزیز خالد محمود آپ کے پوتے ہیں ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے ۔ آمین

تقرر زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

حسب انتخاب صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کو تین سال (۱۹۷۷ء تا ۱۹۷۹ء) کے لئے مجلس انصار اللہ ربوہ کا زعیم اعلیٰ مقرر فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے ۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ صلح ۱۳۵۶ ہش
۱۳ جنوری ۱۹۷۷ء

ماموریِن الٰہی کی مخالفت اور اس میں پوشیدہ حکمت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا بار بار ذکر فرمایا ہے کہ ماموریِن الٰہی کی مخالفت ضرور ہوتی ہے اور ہوتی بھی ہے بہت شد و مد کے ساتھ، جیسا کہ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الزخرف آیت ۸) اور اِسی مضمون کی متعدد دوسری آیات سے ظاہر ہے۔

اِس مخالفت میں دہری حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ایک حکمت تو یہی ہے کہ جب مخالفت شدّت اختیار کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسی قوّت اور سُرعت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے نشان ظاہر فرماتا ہے جس سے مومنوں کا ایمان بڑھتا ہے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ مخالفت بذاتِ خود پیغامِ حق کی اشاعت کا سبب بنتی ہے۔ مخالفت جتنا زیادہ زور پکڑتی ہے اسی نسبت سے زیادہ وسعت کے ساتھ لوگوں کو از خود مامورمن اللہ کی بعثت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے۔ اگر مخالفت نہ ہو تو بہتوں کو پتہ ہی نہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث کیا ہے۔ مخالفت کے بار بار چمکنے سے لوگوں کو یاد دہانی ہوتی رہتی ہے حتّٰی کہ وہ حق کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اِس طرح بہت سے ایسے لوگوں کو جن میں سعادت کا بیج مخفی ہوتا ہے بالآخر قبولِ حق کی توفیق مل جاتی ہے۔

جہاں تک مخالفت کے نتیجہ میں مومنوں کے ایمان میں اضافہ ہونے اور اس کے پختہ سے پختہ تر ہونے کا تعلق ہے وہ اِس امر سے ظاہر ہے کہ جب جنگِ احزاب کے موقع پر کفار کے لشکر ہر چہار طرف سے مومنوں پر ٹوٹ پڑے اور بظاہر حالات ان کی ہستی کو شدید خطرہ لاحق ہوُا اور خدا تعالیٰ نے حسبِ وعدہ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازا تو اِس واقعہ نے انہیں ایمان اور اطاعت میں کمزور نہیں کیا بلکہ ہوُا یہ کہ وہ ایمان میں اَور بھی زیادہ بڑھ گئے اور پختہ سے پختہ تر ہو گئے جیساکہ قرآن مجید کی آیت وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳) سے ظاہر ہے۔

اِسی طرح جہاں تک اِس امر کا تعلق ہے کہ مخالفت کے نتیجہ میں اشاعتِ حق کی راہیں کھلتی ہیں اور حق زیادہ زور اور شدّت کے ساتھ پھیلتا ہے اِس کی واضح مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں ملتی ہے۔ جب فرعون نے طاقت کے گھمنڈ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زک پہنچانے اور نیچا دکھانے کا منصوبہ بنایا تو یہ امر ہی فرعون کے بعض درباریوں اور ساتھیوں کی ہدایت کا موجب بن گیا اور وہ فرعون کی موجودگی میں بڑی دلیری سے یہ پکار اُٹھے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝ (طٰہٰ آیت ۷۱) یعنی ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب فرعون نے غضبناک ہو کر انہیں سخت ترین سزا کا ڈراوا دیا اور دھمکایا تو انہوں نے کمال جرأتِ ایمانی اور ثباتِ قدم کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے جواب دیا کہ:۔

لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ (طٰہٰ آیات ۷۳، ۷۴)

ترجمہ:۔ ہم تجھ کو ان نشانات پر فوقیت نہیں دے سکتے جو (خدا کی طرف سے) ہمارے پاس آئے ہیں اور نہ اُس (خدا) پر (ہم تجھ کو فوقیت دے سکتے ہیں) جس نے ہم کو پیدا کیا۔ پس جو تیرا زور لگتا ہے لگالے، تُو صرف اِس دُنیا کی زندگی کو ختم کر سکتا ہے۔ ہم (اب) اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور اس دھوکا بازی (کے مقابلہ) کو بھی معاف کر دے جس کے لئے تُو نے ہم کو مجبور کیا تھا، اللہ سب سے بہتر ہے اور سب سے زیادہ قائم رہنے والا ہے۔

الغرض فرعون کی انتہائی شدید مخالفانہ روش اور منصوبہ خود اس کے بعض درباریوں اور ساتھیوں کے قبولِ حق کا سبب بن گیا۔ اگر فرعون مخالفت کو انتہا تک نہ پہنچاتا تو اس کے ان درباریوں اور ساتھیوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کی طرف توجہ نہ ہوتی اور نہ انہیں اِس جرأت اور دلیری کے ساتھ قبولِ حق کی توفیق میسّر آتی حقیقت یہی ہے کہ اگرچہ ماموریِن الٰہی کے مخالفین، حق کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی نیّت سے ہی مخالفت کی آگ بھڑکاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کی اِس مخالفت کو پیغامِ حق کی اشاعت کا ذریعہ بنا دیتا ہے اور حق اِس کے نتیجہ میں اَور زیادہ تیزی کے ساتھ پھیلتا چلا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ماموریِن الٰہی مخالفت سے کبھی نہیں گھبراتے۔ وہ اپنی جگہ مطمئن ہوتے ہیں کہ اِس ذریعہ سے بھی خدا تعالیٰ اشاعتِ حق کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کر دکھائے گا اور جو پہلے ہی ایمان لا چکے ہیں ان کے لئے ازدیادِ ایمان کے سامان بہم پہنچائے گا اور ان کے ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جائے گا۔

امامِ آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ ضرور تھا کہ آپ کی بھی مخالفت ہوتی اور وہ مخالفت مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان اور پیغامِ حق کی غیر معمولی اشاعت کا ذریعہ ثابت ہوتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا اور اُس وقت سے مسلسل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ جب اپریل ۱۹۰۳ء میں آپ کی مجلس میں مخالفوں کی شرارتوں اور ایذارسانیوں کا ذکر آیا تو آپ نے اِس مخالفت کی افادیت اور اس میں پوشیدہ حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اِن مخالفوں کی ہی وجہ سے تو انوار و برکات اور خوارق کا ظہور ہوتا ہے اور ہوگا" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۸)

نیز اِسی ضمن میں مخالفین اور ان کی مخالفت کی افادیت کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"اعداء کا وجود ہمارا نقّارہ ہے۔ یہ ان کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مثنوی میں ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا۔ ایک شخص نے اُوپر سے دیکھ کر کہا کہ کیا کرتا ہے؟ چور نے کہا نقّارہ بجا رہا ہوں۔ اُس شخص نے کہا آواز تو نہیں آتی۔ چور نے جواب دیا کہ اِس نقّارہ کی آواز صبح کو سُنائی دیوے گی اور ہر ایک سُنے گا۔ ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۷۱، ۳۷۲)

نیز ماموریِن الٰہی کی مخالفت میں پوشیدہ حکمت کو ایک موقع پر ایک اَور نہایت لطیف مثال کے ذریعہ واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جس جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوّت اور طاقت تیز ہوتی ہے۔ زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اُسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اُسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔

ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غل ہوُا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی۔ اور جہاں لوگ اس بات کو سُن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی۔ فتح کے لئے اوّل لڑائی کا ہونا ضروری ہے۔ اگر لڑائی نہ ہو تو فتح کا وجود کہاں سے آئے؟ پس اِسی طرح اگر حق کی مخالفت نہ ہو تو اس کی صداقت کس طرح کُھلے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۰، ۳۱۱)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلسِ مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت یکم، ۲، ۳ اپریل کو ربوہ میں منعقد ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ ملک افغانستان کے علاقہ خوست کے نہایت ذی عزت عالم تھے۔ سید علی ہجویری عرف داتا گنج بخشؒ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ رؤساء کے خاندان میں سے تھے۔ لاکھوں روپے کی جائداد کے مالک تھے۔ حکومت کی طرف سے گیارہ صد روپیہ سالانہ ملتا تھا۔ ان کی شخصیت اور اثر کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ امیر حبیب اللہ والئے کابل کی تاجپوشی کی رسم انہوں نے ادا کی تھی۔ ۱۸۹۳ء میں ڈیورنڈ لائن کی حد بندی کمیشن میں آپ افغانستان کی طرف سے نمائندہ تھے انہی ایام میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" مطالعہ کے لئے ملی۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ نے اپنے دو شاگرد حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب اور مولوی عبدالجلیل صاحب کو قادیان تحقیق کی غرض سے بھیجا۔ ۱۹۰۲ء میں آپ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعوے کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت میں بھرا ہوا پایا۔ اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا۔ ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا۔ اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہا تک پہنچاتے ہیں۔ . . . اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۱۵)

کچھ ماہ قادیان میں رہنے کے بعد جب آپ وطن روانہ ہوئے اور حضور انہیں الوداع کہنے کے لئے قادیان سے ڈیڑھ دو میل تک باہر تشریف لے گئے جب رخصت کا وقت آیا تو شہید مرحوم حضور کے قدموں پر گر گئے۔ اور دونوں ہاتھوں سے حضورؑ کے پاؤں تھام لئے اور کہا حضور میرے لئے دعا فرماویں حضور نے فرمایا۔ میں دعا کرتا ہوں آپ پاؤں چھوڑ دیں لیکن وہ عاشق قدموں سے چمٹا رہا تب حضورؑ نے فرمایا

الامر فوق الادب

میں حکم دیتا ہوں۔ آپ پاؤں چھوڑ دیں۔ چنانچہ شہید مرحوم نے پاؤں چھوڑ دئے

عبدالواحد پٹھان بیان کرتے ہیں کہ قادیان کے قیام کے دوران صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:۔

بار بار الہام مے شود
سر بدہ۔ سر بدہ۔ سر بدہ

بار بار الہام ہوتا ہے کہ
سر دے۔ سر دے۔ سر دے

احمد نور صاحب کابلی بیان کرتے ہیں کہ قادیان سے واپسی پر ایک دن خوست میں آپ سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم ساتھ تھے کہ صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا تم ہتھکڑیوں کی طاقت رکھتے ہو؟ اور پھر مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب میں مارا جاؤں تو میرے مرشد مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کر دینا۔

(شہید مرحوم مصنفہ احمد نور کابلی ص۱۵)

کابل سے آپ کی گرفتاری کا حکم آنے سے قبل آپ کے ارادت مندوں نے کہا اگر آپ نے جانا ہو تو ہم آپ کو لے جائیں۔ آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ بنوں (جہاں آپ کی زمین تھی) چلے جائیں لیکن آپ نے فرمایا۔ میں نہیں جاؤں گا۔ جب گرفتار کر کے آپ کو خوست کی چھاؤنی میں رکھا گیا تو بھی آپ کے مریدوں نے کہا ہم آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو نکال لے جائیں گے۔ یہ لوگ جو حکومت کابل کی طرف سے آئے ہوئے ہیں۔ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے ہم تعداد میں بھی زیادہ ہیں لیکن آپ نے اس موقعہ پر بھی فرمایا مجھے امید ہے خدا تعالیٰ مجھ سے دین کی خدمت ضرور لے گا۔ تم کوئی منصوبہ نہ باندھنا۔

(شہید مرحوم مصنفہ احمد نور کابلی ص۱۶)

خوست سے آپ کو کابل لے جایا گیا۔ اور کشاہی کے ساتھ توقیف خانہ میں نظر بند کر دیا گیا۔ حکم دیا ان کو "زنجیر غراغراب" لگا دو۔ یہ ایک من چوبیس سیر وزنی زنجیر تھی۔ جو گردن سے کمر تک گھیر لیتی تھی جس میں ہتھکڑی بھی شامل تھی۔ پاؤں میں آٹھ سیر وزنی بیڑی ڈال دی۔ (شہید مرحوم)

امیر نے آپ کو بلا کر حالات کی نزاکت کا احساس دلایا اور کہا آپ مسیحؑ سلسلہ احمدیہ کے ممبر ہونے سے انکار کر دیں اور سردست اس دار و گیر سے نجات حاصل کریں۔ مگر پابجولاں عاشق نے کہا:۔

"جس امر کو از روئے قرآن و حدیث درست اور صحیح تسلیم کر چکا ہوں اس کو کس طرح غلط اور جھوٹا کہہ دوں۔ مرنا اچھا ہے مگر انکار درست نہیں۔"

(شہداء الحق مرتبہ قاضی محمد یوسف صاحب)

مخالفوں نے ملک میں طوفان بے تمیزی پیدا کر دیا تھا۔ امیر نے بار بار توقیف خانے سے بلایا اور کہا صاحبزادہ صاحب آپ کسی طرح اس موقعہ کو ٹال دیں اور اپنی جان اور عیال پر رحم کریں مگر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف نے یہی جواب دیا کہ ایک بات جو صحیح اور حق ہے کس طرح دوسروں کے کہنے اور موت کے ڈر سے چھوڑ دوں اور اپنی عاقبت کو خراب کر لوں۔ اور خدا تعالیٰ کو ناراض کر دوں (شہداء الحق ص۵۰)

امیر نے آپ کو بار بار اس وقت کو ٹالنے کے لئے کہا مگر وہ کوہ وقار اور اولو العزم انسان ایک انچ بھی مقام صداقت سے پیچھے نہ ہٹا۔

ناچار امیر نے آپ کی موت کے فیصلہ پر دستخط کر دیئے۔ ساٹھ سے ستر سال کے درمیان آپ کی عمر تھی! ہاتھوں میں ہتھکڑی پڑی ہوئی ہے۔ امیروں کو دستار بندی کرنے والے عالم کو سوئے مقتل لے جایا جا رہا ہے لیکن جان کی بازی لگا دینے والا سید عبداللطیف مسکرا رہا ہے اور جلد جلد قدم اٹھا رہا ہے۔ ایک سنگی نے پوچھا آپ اتنے خوش کیوں ہیں اور کیوں اتنی جلدی کر رہے ہیں۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں اور پاؤں میں بیڑیاں اور آپ ابھی سنگسار ہونے والے ہیں اس عاشق صادق نے فرمایا:۔

"یہ ہتھکڑیاں نہیں بلکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا زیور ہے۔ اگرچہ سنگساری کی جگہ دیکھ رہا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خوشی ہے کہ میں جلد اپنے پیارے سے مل جاؤں گا۔"

(شہید مرحوم مصنفہ احمد نور کابلی ص۲۷)

مسیح پاک! آپ نے فرمایا تھا:۔

صادق آں باشد کہ ایام بلا
مے گذارد با محبت با وفا
گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا

کہ صادق وہ ہے جو ابتلاء کے ایام محبت اور وفا سے گزارے اور اگر کبھی تقدیر سے عاشق اسیر ہو جائے تو وہ زنجیر کو چومتا ہے کہ وہ یار کی طرف سے ہے۔

اور ان اشعار کو سچ کر دکھایا صاحبزادہ عبداللطیف شہید نے۔ ہمارے استاد ماسٹر عبدالرحمان سابق مہر سنگھ نے کہ جب انہیں اس پاداش میں سکھ مجسٹریٹ نے جیل بھجوا دیا کہ یہ کہتا ہے باوا نانک مسلمان تھے تو انہوں نے ہتھکڑی کو چوم لیا۔ الغرض کہ جب مقتل میں گڑھا کھود کر اڑھائی فٹ تک حضرت صاحبزادہ صاحب کو گاڑ دیا اور لوگوں نے آپ کے گرد حلقہ بنایا تو شہید مرحوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بلند آواز سے کہا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پہلا پتھر پیشانی پر لگا خون کا فوارہ چھوٹا تو سر مبارک قبلہ رُخ جھکا دیا اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (یوسف آیت ۱۰۲)

اے مولا۔ اے پروردگار! تو میرا کارساز ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دیجیو اور اگلے جہاں میں میرا الحاق اپنے صالحین بندوں سے کرنا۔ پھر پتھروں کی بارش شروع ہوئی اور مرحوم کا جسد مبارک پتھروں میں چھپ گیا روح اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئی۔ ماہر زمانہ نے تذکرۃ الشہادتین کتاب لکھی جس میں شہید مرحوم کو نثر و نظم میں خراج تحسین ادا کیا — آپؑ فرماتے ہیں:

آں جواں مرد و حبیب کردگار
جوہر خود کرد آخر آشکار
نقد جاں از بہر جاناں باختہ
دل ازیں فانی سرا پرداختہ
پُرخطر ہست ایں بیابان حیات
صد ہزاراں اژدہا کش در جہات
صد ہزاراں آتشے تا آسماں
صد ہزاراں سیل خونخوار و دماں
صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار
دشت پُرخار و بلائش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

(تذکرۃ الشہادتین ص۵۸ و ص۵۹)

اس جوانمرد اور خدا کے پیارے نے آخر کار اپنا جوہر ظاہر کر دیا۔ محبوب ازلی کے لئے نقدِ جان لُٹا دی اور اس فانی گھر سے دل کو ہٹا لیا۔ یہ زندگی کا میدان پُرخطر ہے اس میں ہر طرف لاکھوں اژدہے پھنکار رہے ہیں۔ لاکھوں شعلے آسمان تک بلند ہیں لاکھوں خونخوار اور تند سیلاب ہیں۔ کوچہ یار میں لاکھوں کوس تک کانٹوں کے جنگل ہیں جس میں لاکھوں بلائیں ہیں پر اس شیخ عجم کی شوخی تو دیکھو کہ اس بیابان کو ایک ہی جست میں پار کر گیا۔

نثر میں شہید مرحوم کو آپ نے یوں داد تحسین دی۔ فرمایا:

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۰)

صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت خدائی تقدیر تھی۔ احمدیت کے پودے کو صاحبزادہ عبداللطیف نے اپنے خون سے سینچا۔ انہوں نے جماعت کے سامنے قربانی کا مثالی معیار پیش کیا حضرت مسیح پاک فرماتے ہیں:-

"شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے۔ اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی"۔

(تذکرۃ الشہادتین ص۵۵)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد آپ کے اہل و عیال کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ شہید مرحوم کے صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب جو جامعہ کے پروفیسر تھے ہمیں قید کے زمانہ کے حالات سنایا کرتے تھے۔

شہید مرحوم کی لاش کئی دن تک پتھروں میں دبی رہی۔ احمد نور کابلی بیان کرتے ہیں کہ پھر انہوں نے رات کی تاریکی میں لاش نکالی اور تابوت میں بند کر کے باغیچہ لطیف میں رکھی۔ پھر وہاں سے خوست کے علاقہ میں لے جا کر دفن کیا تھوڑے ہی عرصہ میں یہ قبر زیارت گاہ خواص و عوام ہوگئی۔ حکومت کو پتہ چلا تو لاش اکھاڑ کر کہیں غائب کر دی گئی۔ میں نے افغانستان میں آپ کی شہادت گاہ اور باغیچہ لطیف دونوں دیکھے۔ آپ کے مرقد کو نہ پا کر اس شعر سے لطف اندوز ہوتا رہا ؎

بعد از وفات تربت ما در زمیں مجو
در سینہ ہائے عارفاں ما ست مزار ما

کہ وفات کے بعد ہماری تربت زمین پر مت ڈھونڈ۔ کہ ہمارا مزار عارفوں کے سینہ میں ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح پاک نے انہیں خدا پرستانہ ایمان عطا فرمایا تھا۔ انہیں رسولِ بطحاء صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق عطا فرمایا تھا۔ انہیں حقیقی زہد سے روشناس کرایا تھا۔ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کا احساس بخشا تھا انہیں امانت، دیانت اور صداقت عطا فرمائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ابتدائی ایمان لانے والوں میں اکثریت ان کی تھی جو دنیوی مال و منال کی کثرت نہ رکھتے تھے۔ لیکن وہ زیادہ پیشہ تھے وہ اپنا سب کچھ اشاعت اسلام میں خرچ کرنا باعث سعادت سمجھتے تھے ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا کہ پنجاب میں ابتداء میں غریب ہی ایمان لاتے ہیں۔ تو ایک صاحب مولوی ریاض الدین جو کسی اخبار یا رسالہ کے ایڈیٹر تھے اور باہر سے قادیان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا آپ کے ہاں تو ایک نواب صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا ان کو جا کر دیکھیں وہ نواب صاحب کو ملا اور آ کر کہا "وہ واقعی غریب طبع ہیں نواب والا کوئی فرعون ان میں نہیں"

(اصحاب احمد جلد اوّل ص۳۹۵)

حجّۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خاںؓ!

آپ ریاست مالیر کوٹلہ کے نوابوں میں سے تھے جب ہجرت کر کے قادیان آگئے تو مالیر کوٹلہ کے یہ نواب دو کچی کوٹھڑیوں میں رہتے تھے۔ جن کے ساتھ آپ ایک دو کچے کمرے بنا لئے تھے۔ مولوی غلام رسول صاحب نگولی بیان کرتے ہیں قادیان میں عصر کی نماز ہم مسجد مبارک میں پڑھ رہے تھے۔ اس وقت مسجد مبارک بہت چھوٹی تھی سب سے پچھلی صف میں میں اور چوہدری حاکم علی صاحب کھڑے تھے کہ اتنے میں نواب محمد علی صاحب دو معززین کے ساتھ آگئے۔ حاکم علی صاحب نے کہا نواب صاحب آگئے ہیں۔ میں اپنی جگہ ان کو دیدیتا ہوں۔ چنانچہ چوہدری حاکم علی صاحب نے پیچھے ہٹنا چاہا۔ تو آپ نے فرمایا! نہیں میں یہیں کھڑا ہوں گا۔ یہ جگہ آپ کی ہے آپ اسی جگہ کھڑے رہیں میں یہیں نماز پڑھ لوں گا۔ پھر آپ نے اپنا کپڑا جوتیوں کے اوپر بچھا لیا۔ اور دونوں معززین کے ساتھ وہیں نماز ادا کی۔

(اصحاب احمد جلد اوّل ص۳۹۶)

مکرم مرزا عبدالغنی صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت نواب صاحب جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لائے جوتیوں میں جگہ ملی آپ وہیں بیٹھ گئے باوجودیکہ لوگ کہتے رہے آپ آگے آجائیں۔ اسی طرح ایک عید کے موقعہ پر پرانی عیدگاہ میں دیکھا کہ گھاس پھوس پہ ایک معمولی قالین یا دری پر بیٹھے ہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کئی بار مجھے مصافحہ کرنے کا موقعہ ملا۔ بہت ہی تواضع اور عزت سے مصافحہ کرتے ان میں نوابوں والا کبر اور بڑائی نہ تھی۔

(اصحاب احمد جلد اوّل ص۳۹۱)

مکرم میاں عبدالرحمان خان صاحب بیان کرتے ہیں:-

مجھے یاد ہے مسجد مبارک بہت چھوٹی سی تھی وہاں لوگ نماز پڑھنے آتے تھے۔ آپ نے کبھی یہ امتیاز نہیں کیا کہ فلاں امیر ہے فلاں غریب میلے سے میلے کپڑوں والے آدمی کے پاس بھی کھڑے ہو جاتے تھے بلکہ اگر کوئی فاصلہ چھوڑ کر کھڑا ہوتا تو آہستہ سے اس کے قریب ہو جاتے احسان کر کے کبھی جتایا نہیں۔ طبیعت میں خودداری تھی مگر نخوت اور تکبر پاس بھی نہ پھٹکا تھا امیروں کی نسبت غریبوں سے مل کر زیادہ خوشی محسوس کرتے۔ طبیعت میں بالعموم نرمی تھی۔ مدرسہ میں جو کلیۃً آپ کے اختیار میں تھا۔ ڈانٹ ڈپٹ سے ہمیشہ احتراز فرماتے تھے۔

(اصحاب احمد جلد اوّل ص۲۹۵)

نواب صاحب کی ہمدردی خلائق کا یہ حال تھا آپ فرماتے ہیں:-

"میں ہمیشہ اپنے سے کم درجہ کے لئے ہر نماز میں دعا کرتا ہوں حتی کہ ہر ایک خاکروب کے لئے بھی اور اس کے بیوی بچوں کے لئے بھی۔ (اصحاب احمد جلد اوّل ص [illegible])

یہ تھے مسیح پاک کے صحابہ کہ جو اپنے خاکروب اور ان کے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرتے تھے دعا سے بڑھ کر ہمدردی کسی سے نہیں ہو سکتی اور یہ ہمدردی مسیح پاک کے صحابیوں میں ہی نظر آتی ہے کہ وہ اپنے نوکروں کے لئے حتی کہ خاکروب کے لئے دعا کرتے ہیں ان ہی دعاؤں کے متعلق آپ نے اپنی ہمشیرہ کو ایک بار لکھا دعا سے تھکنا نہیں چاہیے۔

یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

یعنی یا محبوب پر جسم قربان ہو جائے یا جان جسم سے باہر آجائے۔

حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ فرماتے ہیں

"باوجودیکہ آپ نواب خاندان کے نازپروردہ اور بلحاظ دولت و ثروت و امارت پُرعظمت ہستی کی طبیعت اور شان رکھنے والے تھے۔ لیکن جب انہیں قریب ہو کر دیکھنے کا موقعہ ملا تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت کبر و خیلاء اور متکبرانہ نخوت و غرور کی آلائش سے بالکل پاک ہے اور یہ کہ آپ امیر ہو کر درویش سیرت فقیر بھی ہیں۔

(اصحاب احمد جلد اوّل ص۳۸۶)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

اپریل ۱۹۷۶ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے، آمین۔

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خان صاحب ربوہ ۱۰-۰۰
۲۔ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی " ۱۰-۰۰
۳۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورچ ۵۰-۰۰
۴۔ خورشید علی خان صاحب ربوہ ۱۰-۰۰
۵۔ آمنہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹریس شیخو ضلع گجرات ۲۰-۰۰
۶۔ محمد امین خان صاحب بنوں شہر ۱۵-۰۰
۷۔ والدہ صاحبہ طاہر محمود صاحب لاہور ۱۰۰-۰۰
۸۔ سیٹھی کرم الٰہی صاحب راولپنڈی ۲۰-۰۰
۹۔ فضل حسین صاحب پونترہ ۲۰-۰۰
۱۰۔ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب نور نگر فارم ۳۰-۰۰
۱۱۔ محمد ابراہیم صاحب معرفت سپورٹس رحیم یار خان ۵۰-۰۰
۱۲۔ محمد یامین صاحب صدیقی راولپنڈی ۱۰-۰۰
۱۳۔ والدہ صاحبہ خلیفہ صباح الدین صاحب ربوہ ۱۰-۰۰
۱۴۔ مینیجر صاحب احمد برادرز PIA " ۵۰-۰۰
۱۵۔ عبدالعزیز خان صاحب کھاد فیکٹری ملتان ۲۰-۰۰
۱۶۔ عبدالسلام صاحب نشتر ہسپتال " ۱۰-۰۰
۱۷۔ الحاجہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ حضرت منشی نور محمد صاحب مرحوم - دارالصدر - ربوہ ۵۰-۰۰
۱۸۔ مبینہ گورایہ صاحبہ گورایہ لاج گلبرگ کالونی لائلپور ۱۰-۰۰
۱۹۔ بشیر بیگم صاحبہ والدہ محمد الیاس صاحب قمر " " ۱۰-۰۰
۲۰۔ حاجی محمد شفیع صاحب سیالکوٹ ۱۰۰-۰۰
۲۱۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا ربوہ ۱۰۰-۰۰
۲۲۔ امجد علی صاحب واپڈا ہاؤس پیراں غائب ملتان ۱۰-۰۰
۲۳۔ سعید احمد صاحب سیالکوٹ ہاؤس رحیم یار خان ۲۰-۰۰
۲۴۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ ۱۵-۰۰
۲۵۔ محترمہ امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی ۳۰-۰۰
۲۶۔ بشیر احمد صاحب بٹ تحصیل کنڈیارو ضلع نوابشاہ ۵۰-۰۰
۲۷۔ بشارت احمد صاحب و آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ - بذریعہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ۸۰-۰۰
۲۸۔ چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۱۰۰-۰۰
۲۹۔ اہلیہ صاحبہ مرزا رفیق احمد صاحب دارالیمن ربوہ ۱۰-۰۰
۳۰۔ عبدالحی مبشر صاحب ابن ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ربوہ ۱۱-۰۰
۳۱۔ مسز نزہت منیر صاحبہ کھاریاں ۵۰-۰۰
۳۲۔ مبارکہ قیوم صاحبہ بھٹی جیکب آباد ۵۰-۰۰
۳۳۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی ۵۰-۰۰
۳۴۔ حامد حسن صاحب مفتی پشاور یونیورسٹی ۱۵-۰۰
۳۵۔ ناصر ارتضیٰ علی صاحب SITE کراچی ۲۰-۰۰
۳۶۔ خواجہ عبدالوحید صاحب گوجرخان ۱۰۰-۰۰
۳۷۔ لطیف احمد صاحب راولپنڈی ۱۵-۰۰
۳۸۔ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالقدوس صاحب نورنگر فارم ۵۰-۰۰
۳۹۔ چوہدری محمد علی خان صاحب و محمد امین صاحب ملٹ کھیم سنگھ والا ۱۸۰-۰۰
۴۰۔ طاہرہ اکرم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰-۰۰
۴۱۔ امۃ القیوم صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ ۱۱-۰۰
۴۲۔ فضل حق خان صاحب دستگیر کالونی کراچی ۵۰-۰۰
۴۳۔ چوہدری سلطان علی صاحب چندھڑ گکھڑ منڈی ۱۹۰-۰۰
۴۴۔ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد امین صاحب سمبڑیال - ۵۰-۰۰
۴۵۔ شیخ انوار رسول صاحب کراچی ۲۶-۰۰
۴۶۔ " گلزار رسول صاحب " ۱۰-۰۰
۴۷۔ " افتخار رسول صاحب " ۲۰-۰۰
۴۸۔ چوہدری شفیق احمد صاحب " ۱۲۰-۰۰
۴۹۔ " اقبال احمد صاحب " ۵۰-۰۰
۵۰۔ ملک نذیر احمد صاحب " ۱۰۰-۰۰
۵۱۔ قاضی ایم - جے اسعد صاحب " ۱۰۰-۰۰
۵۲۔ مرزا صادق علی صاحب " ۱۰۰-۰۰
۵۳۔ زکیہ خاتون صاحبہ " ۳۰-۰۰
۵۴۔ ڈپٹی محمد حسین صاحب " ۲۵-۰۰
۵۵۔ محمود احمد صاحب " ۵۰-۰۰
۵۶۔ ناصرہ بیگم صاحبہ " ۱۰-۰۰
۵۷۔ منیر احمد خان صاحب " ۲۰-۰۰
۵۸۔ قریشی داؤد احمد صاحب " ۱۰۰-۰۰
۵۹۔ حبیبہ قدسیہ صاحبہ " ۲۰-۰۰
۶۰۔ شمیم احمد صاحب ابن انور رشید صاحب " ۲۵-۰۰
۶۱۔ منصور محمد شرما صاحب " ۱۱-۰۰
۶۲۔ امۃ الباری نعیم صاحبہ " ۵۰-۰۰
۶۳۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب " ۲۰-۰۰
۶۴۔ ملک ظفر احمد صاحب " ۵۲-۰۰
۶۵۔ قریشہ بیگم صاحبہ ڈرگ کالونی " ۲۵-۰۰
۶۶۔ بدرالنساء خانم صاحبہ " ۴۴-۰۰
۶۷۔ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب " ۲۱-۰۰
۶۸۔ چوہدری نذیر احمد صاحب " ۲۵-۰۰
۶۹۔ ماسٹر وسیم احمد صاحب ناصر " ۲۳۰-۰۰
۷۰۔ شریف احمد صاحب ۱۰-۰۰
۷۱۔ محمد صدیق صاحب بذریعہ عبدالمجید صاحب کارکن خزانہ - ربوہ ۲۰-۰۰
۷۲۔ حامد اللہ صاحب انگلینڈ بذریعہ چوہدری علی محمد صاحب - ۱۰-۰۰
۷۳۔ سید ظہور احمد شاہ صاحب اسلام آباد ۱۵-۰۰

(باقی)

قائدین سے ضروری گزارش

وصول شدہ رقوم جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں نیز چندہ جات کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ صلح / جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے۔ قائدین خدام سے مطالعہ کروائیں اور رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے سے کافی حد تک افاقہ ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناصر احمد ظفر ریلوے کالونی خانیوال)

۲۔ میرے والد محترم میاں سراج الدین صاحب عرصہ تقریباً چار سال سے متواتر بیمار چلے آرہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ ابا جان کی معجزانہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد احسن ایم۔اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول ہریا۔ گجرات)

۳۔ برادرم محمد لطیف صاحب خلیل آباد کالونی کوٹلی آزاد کشمیر کی چھوٹی بچی آگ سے جھلس جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(عبدالحمید مبشر خلیل آباد کالونی آزاد کشمیر)

۴۔ میرے والد محترم میاں عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر ڈاکخانہ باغبانپورہ ضلع لاہور عرصہ پندرہ روز سے بعارضہ اعصابی کمزوری اور بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل عاجل صحت عطا فرمائے۔

(محمد امین ہانڈو گوجر۔ ضلع لاہور)

۵۔ عاجزہ آجکل گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے اور خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

(نسیم اختر بنت برکت علی صاحب ڈیرہ محمد آ... چک ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

۶۔ خاکسار کی والدہ محترمہ آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیاں [illegible] فرمائے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(عبدالرشید تبسم دارالنصر شرقی ربوہ)

۷۔ میری دختر کی ریڑھ کی ہڈی میں درد ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

محمد ابراہیم خان
دارالصدر شمالی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِتَّقُوا اللّٰہَ! تم اللہ تعالیٰ کے متقی بننے کی کوشش کرو

متقی کے لئے ضروری ہے کہ وہ موت کو یاد رکھتے ہوئے ہر وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ر جنوری ۱۸۹۹ء میں فرمایا:۔

"تم اس بات کو جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے۔ تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں۔ نہیں! نہیں!! اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اللہ تعالیٰ کے متقی بنو۔ متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں:۔

اوّلاً ہر ایک کام جب کرو۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجاوے۔ وہ کونسا وقت ہوگا جب دُنیا سے اُٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست یار۔ کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان۔ مال۔ دولت۔ غرض کوئی چیز نہ ہوگی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اُس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہوگا۔ خواہ اچھا ہو خواہ بُرا ہو۔ اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اُس کا پھل ملے گا۔

جیسے تم ہر روز دُنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جَو یا جو بو کر گندم کا پھل نہیں لے سکتا۔ بس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ اُن کے ہی موافق اور رنگ کا ہوگا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکر و فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اُس آخری ساعت میں اُس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت، امیروں کی امارت، دوستوں کی دوستی، کنبہ، گھر، پڑوس، گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس اِن ساری باتوں کو غور کرو اور موت کی آنیوالی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو اور اِس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کر لو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

ثانیاً۔ متقی کے لئے ضروری ہے کہ اُس کا ایمان سچا ایمان ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں اور پھر اس پر اعمال بھی نیک ہوں۔ ایمان کے اصول صاف ہیں۔ قدوس اور پاک خدا قدوسیت چاہتا ہے۔ ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھ ملے اور تعلق پیدا کرے۔ پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔ پس اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔"

(خطبات نور صفحہ ۱ تا ۳)

ضرورت رضاکار معلّمین وقفِ جدید

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظم ارشاد وقف جدید

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتوں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر رضاکار معلّمین وقفِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تھی۔ بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ آپ بھی اِس نعمت سے حصہ لینے کے لئے خدا تعالیٰ سے استقامت کی دعا مانگتے ہوئے اپنے اسماء اور کوائف حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش فرمائیں۔ وقفِ جدید کی سہ ماہی کلاس ۱۰ر جنوری سے شروع ہے۔ آپ آئیں کہ آپ کے ذریعہ تشنہ لبوں کی سیرابی کا سامان ہو۔ آپ آئیں کہ آپ کے تہی دامن روحانی خزائن سے بھر دیئے جائیں تا آپ انہیں خلق خدا میں بانٹ سکیں۔ آپ آئیں کہ آپ کو اس نور سے حصہ ملے جو اللہ تعالیٰ نے جہالت اور گمراہی کی تاریکیوں کو دُور کرنے کے لئے اس زمانہ میں نازل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ ۱۔ سہ ماہی کلاس میں آنے والے طلباء اپنا اپنا بستر ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ نیز مقامی صدر صاحب کی تصدیق کروا کر ساتھ لائیں۔

نوٹ ۲۔ سہ ماہی کلاس سے فارغ ہونے کے بعد آپ اپنے اپنے گاؤں میں جا کر رضاکارانہ طور پر تعلیم و تربیت کا کام سر انجام دیں گے وباللہ التوفیق۔

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد جاوید اقبال وینس (انجنیئر) ایس۔ ڈی۔ او بھلوال کا نکاح ہمراہ عزیزی روبینہ بشیر بنت کیپٹن چوہدری بشیر احمد صاحب وینس آف (موراں والی کوٹھی) ڈسکہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت کراچی نے بر کوٹھی چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں دارالصدر ربوہ مورخہ ۱۳/۱۲/۷۶ کو پڑھا۔ احباب رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(چوہدری) محمد الدین وینس ۲۷/۸ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ولادت

۱۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۷ء کو تیسرا فرزند عطا کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(خاکسار شیخ محمود احمد قائد خدام الاحمدیہ لاڑھن (سندھ)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم قریشی مبارک احمد صاحب طارق کو مورخہ ۲۰/۱۲/۷۶ بروز جمعرات پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ

نومولود میرے تایا جان مکرم قریشی محمد مرید احمد صاحب (ریٹائرڈ مینجر سنٹرل کوآپریٹو بنک) کا پوتا اور مکرم شیخ عبد الحمید صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نواسہ ہے

احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازیٔ عمر، نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (برکات احمد قریشی دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ میرا بیٹا عزیزم راجہ طاہر احمد ایم۔ ایس سی لنڈن میں اکثر بیمار رہتا ہے نیز خاکسار بھی مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ احباب کرام ہم دونوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم غلام محمد دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ خاکسار ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہتا ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حاجی) محمد رمضان دارالعلوم ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴